تحفظ عقیدہ ختم نبوت میں مسلم مفکرین کی خدمات (برصغیر کے تناظر میں خصوصی مطالعہ)

The contributions of Muslim thinkers in preserving the belief in the finality of the Prophethood (Special study in the context of the subcontinent)

Dr. Hafiz Ghulam Mustafa
PHD Lahore Garrison University, Lahore
gm93299@gmail.com
Dr. Muhammad Amin Bhatti
EST(AT)GHS Rehanwala,NNS
aminghsrehanwala@gmail.com

Abstract:
The doctrine of the finality of prophethood (Khatm-e-Nubuwwat) is an unanimously agreed-upon belief in Islam, firmly established by over 100 Qur'ānic verses and more than 200 mutawātir aḥādīth. It asserts that after Prophet Muḥammad (PBUH), no prophet will come until the Day of Judgment. This doctrine was also the subject of the first-ever consensus (ijmāʿ) of the Muslim community. From the Prophet's era, false claims of prophethood emerged, and such claimants faced staunch resistance from the Companions, as seen in the decisive Battle of Yamāmah, where over 1,200 Muslims, including Companions and Tābiʿīn, were martyred. In 1974, the Government of Pakistan enacted legislation declaring the Qadianis (Ahmadis) and other false claimants to prophethood as non-Muslims. Muslim scholars and thinkers have consistently played a vanguard role in protecting Islamic beliefs, responding to heretical movements, and providing intellectual and scholarly guidance to the masses.In the subcontinent, Mirza Ghulam Ahmad Qadiani's false claim of prophethood was met with decisive responses from Muslim scholars. They undertook efforts in various ways, including authoring books, issuing fatwas, organizing debates, publishing articles, and pursuing legal actions. Their scholarly, practical, and literary endeavors exposed the fallacies of Qadianism, ensuring the preservation of the doctrine of Khatm-e-Nubuwwat.This article highlights the contributions of key Muslim thinkers from the subcontinent who played an instrumental role in countering Qadianism, focusing on their efforts to safeguard the sanctity of Islam and its fundamental beliefs.

Keywords: *Finality of Prophethood, Khatm-e-Nubuwwat, Muslim Scholars, Anti-Qadianism, Subcontinent*

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی رو سے متفق علیہ عقیدہ ہے جسکی قطعیت قرآن پاک کی سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث متواترہ سے ثابت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی قیامت تک ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع بھی عقیدہ ختم نبوت پر منعقد ہوا۔ عہد نبوی میں ہی بعض جہلاء نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا جنکے خلاف صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جہاد کیا۔ عہد نبوی میں دفاع اسلام کے پیش نظر جتنی جنگیں ہوئیں ان میں شہدا کی کل تعداد دوسو انسٹھ ہے جبکہ جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام اور تابعین کی تعداد بارہ سو ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پاکستان نے 1974ء میں باقاعدہ قانون سازی کی اور قادیانیوں سمیت تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ تاریخ اسلام کے ہر نازک موڑ پر مسلم مفکرین نے ہمیشہ اسلامی افکار و نظریات کے تحفظ کی خاطر ہر اول دستے کا کردار ادا کیا ہے اور تمام فتن کا رد کر کے عوام الناس کی فکری و علمی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا ہے۔ برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا جھوٹا دعوٰی کیا تو اس ایشو پر مسلم مفکرین نے علمی، عملی اور قلمی جہاد کیا اور مرزا کی زندگی میں ہی اسکے باطل عقائد کا پردہ چاک کیا۔ برصغیر میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت پر نمایاں خدمات سرانجام دینے والے مسلم مفکرین کی فہرست یوں تو بڑی طویل ہے لیکن اس آرٹیکل میں بعض کی کاوشوں کو زیر بحث لایا جائے گا۔ برصغیر کے مسلم مفکرین نے رد قادیانیت کے لیے درج ذیل طریقوں سے کام کیا:

1: تحفظ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کیلئے رد قادیانیت کے موضوع پر کتب لکھیں۔

2: عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کو یقینی بنانے کے لیے قادیانیوں کے رد میں فتاوٰی جات جاری کر کے عوام الناس میں شعور اجاگر کیا۔

3: مرزا غلام قادیانی اور اسکے پیروکاروں سے مناظرے اور مباہلے کیے۔

4: اخبارات و رسائل میں مضامین کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

5: تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لیے رائج قوانین کے مطابق قادیانیت کے خلاف مقدمات درج کروائے۔

1: مفتی غلام دستگیر قصوری:

مفتی غلام دستگیر قصوری اندرون موچی گیٹ لاہور میں پیدا ہوئے۔ زمانہ طالبعلمی سے ہی آپ فکری اور نظریاتی مباحث میں بڑی دلچسپی رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو زور استدلال کیساتھ انداز بیان کا زبردست ملکہ عطا فرما رکھا تھا۔ ستمبر 1878ء میں آپ نے عیسائیوں کے ایک رسالہ "تحریف القرآن" کے جواب میں رسالہ تحریر کیا۔

1897ء میں آپ جہان فانی سے رُخصت ہوئے اور قصور کے ایک قبرستان میں آپکی تدفین کی گئی۔[1] آپ نے جہاں دیگر عقائد باطلہ کارد کیا وہیں آپ نے رد قادیانیت میں بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ مرزا قادیانی کی جانب سے جب براہین احمدیہ کی اشاعت ہوئی تو علامہ قصوری نے جان لیا تھا کہ امت مسلمہ میں ایک بہت بڑے فتنہ کا آغاز ہونے جارہاہے اسی وجہ سے آپ پہلے دن سے ہی رد قادیانیت میں مصروف عمل ہوگئے۔ برصغیر میں رد قادیانیت پر اولیت کا سہرا اللہ تعالیٰ نے آپکے ہی سر سجایاہے۔ مرزا قادیانی کے من گھڑت نظریات کی تردید میں سب سے پہلی کتاب بھی آپ نے تحریر کی۔ آپ نے مرزا قادیانی کو کئی بار مباہلے کا چیلنج دیا مگر وہ ہر بار فرار ہوگیا۔ مولانا قصوری نے سب سے پہلے مرزا قادیانی پر اسکے اسلام مخالف نظریات کی بناء پر فتویٰ کفر لگایا اور علمائے حرمین شریفین کی تصدیقات حاصل کر کے اس فتوی کی اشاعت کا بھی اہتمام کیا۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں مولانا قصوری کی تصنیفی خدمات درج ذیل ہیں:

1: تحقیقات دستگیریہ فی رد ہفوات براہینیہ: مولانا قصوری نے یہ کتاب 1883ء میں تحریر کی۔ اس کتاب میں آپ نے براہین احمدیہ کا ٹھوس علمی تعاقب کیا اور مرزا کے نظریات کی حقیقت کھول کر بیان کی ہے۔ مرزا نے براہین احمدیہ میں یہ دعوی کیا کہ بہت سی آیات قرآنی اور عربی عبارات اس پر الہام ہوئی ہیں۔ مولانا قصوری نے مرزا کے ان 45 الہامات کا ذکر کیا جنکے بارے میں وہ یہ کہتا تھا کی اس سے میں مراد ہوں تاکہ لوگ اسکی جعلی نبوت کا اقرار کرلیں۔ مرزا نے ان الہامات کا ذکر کرتے ہوئے قرآن کی تحریف لفظی بھی کی ہے جسکا مولانا قصوری نے بھرپور رد کیا ہے۔ اس کتاب کی ایک انفرادیت یہ بھی ہے کی اس کتاب میں علمائے ہند خصوصا لاہور اور امرتسر کے اہل علم کی تصدیقات بھی شامل ہیں۔[2]

2۔ رجم الشیاطین برد اغلوطات الشیاطین: عربی زبان میں یہ کتاب 1886ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کتاب کو اہل علم میں خاصی مقبولیت حاصل ہوئی حتیٰ کہ علمائے حرمین نے بھی اس کتاب میں اپنی تصدیقات لکھیں جن میں "مفتی مکہ شیخ محمد صالح بن صدیق کمال، مفتی مدینہ شیخ السید جعفر بن

---

[1] محمد امین قادری، مفتی، عقیدہ ختم نبوت، کراچی، ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ 2005ء، جلد 1، صفحہ 127

[2] محمد امین قادری، مفتی، عقیدہ ختم نبوت، کراچی، ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ 2005ء، جلد 1، صفحہ 146

السید السماعیل اور مولانا رحمت علی کیرانوی حنفی "بطور خاص قابل ذکر ہیں۔اس کتاب کی ہی بدولت علمائے حرمین فتنہ قادیانیت سے واقف ہوئے اور انہوں نے مرزا کے کفریہ عقائد کی بناء پر اسے خارج از اسلام قرار دیا۔[3]

3:فتح الرحمانی بہ دفع کید کادیانی : یہ رسالہ مولانا قصوری نے قادیانیت کی طرف سے شائع ہونے والے ایک اشتہار بنام "اشتہار صداقت آثار" از مرزا حکیم رحمت اللہ مطبوعہ لودھیانہ کے جواب میں تحریر کیا۔1315ھ میں مولانا مشتاق احمد حنفی کے رسالہ "التقریر الفصیح فی تحقیق نزول المسیح" کے ہمراہ یہ رسالہ شائع کیا۔ اس کتاب کی تاریخی اہمیت اس وجہ سے بھی ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی بیشتر تصانیف میں مولانا قصوری کے متعلق جھوٹ باندھا کہ "مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب "فتح رحمانی" میں اپنے طور پر میرے ساتھ مباہلہ کیا اور یہ دعا کی کہ دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کر دے"۔[4]

2:امام احمد رضاخاں قادری:

امام احمد رضا خاں قادری کو اللہ تعالیٰ نے علوم ظاہریہ اور علوم باطنیہ سے مالا مال کیا ہوا تھا۔ آپ نے تیرہ سال دس ماہ اور پانچ دن کی عمر میں تمام علوم درسیہ سے فراغت حاصل کر کے باقاعدہ تدریس کا آغاز فرما دیا تھا اور منصب افتاء کی ذمہ داری بھی سنبھال لی تھی۔1900ء میں پٹنہ کے تاریخ ساز اجلاس میں سینکڑوں علماء ومشائخ اور خانقاہوں کے سجاد گان کی موجودگی میں آپ "مجدد ماۃ حاضرۃ" کے خطاب سے نوازے گئے۔1906ء میں مکہ معظمہ اور مدینہ پاک اور دوسرے ممالک کے علماء ومشائخ نے بھی آپکی مجددیت کا برملا اعتراف کیا اور آپکو "امام الائمہ "کا لقب دیا گیا۔ آپکی تصانیف میں ترجمہ کنزالایمان جو کہ اردو زبان میں اپنی مثال آپ ہے۔ بارہ جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" تخریج کیساتھ 33 جلدوں میں دستیاب ہے یہ آپکا بہت بڑا علمی کارنامہ ہے۔ امام احمد رضا خاں قادری کی ایک ہزار سے زائد تصنیفات کے جائزہ کے بعد محققین کی جدید تحقیق کے مطابق یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ آپکو ایک سو سے زائد قدیم وجدید، دینی، ادبی اور سائنسی علوم پر مکمل دسترس حاصل تھی۔ اگر ہم آپکی 66 سالہ زندگی کے حساب وکتاب کو انکی علمی خدمات سے جوڑیں تو ہر پانچ گھنٹے میں امام احمد رضا خاں قادری ہمیں ایک کتاب دیتے ہوئے نظر

---

[3] مصدر سابق 229

[4] ایضاء ص 291

آتے ہیں۔ایک متحرک ریسرچ ادارے کا کام امام احمد رضا خاں قادری نے تن تنہا سر انجام دیا۔[5] رد قادیانیت میں آپکے تحریری سرمایہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1: جزاء اللہ عدوہ بآبائہ ختم النبوۃ: امام احمد رضا خاں قادری نے 1899ء، 1317ھ میں یہ رسالہ تحریر کیا۔اس رسالہ میں آپ نے لفظ "خاتم" کا معنی بیان کرتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت پر اجماع امت کے دلائل کو ذکر کیا ہے۔نیز اس رسالہ میں عقیدہ ختم نبوت پر 120 حدیثیں اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر آئمہ کرام کے ارشادات آئمہ وعلمائے قدیم اور حدیث، کتب عقائد واصول فقہ سے تیس نصوص پیش کی ہیں۔[6]

2: السوء والعقاب علی المسیح الکذاب: آپ نے یہ رسالہ 1902ء، 1320ھ میں ایک سوال کے جواب میں تحریر کیا جو کہ امر تسر سے مولانا عبد الغنی نے کیا تھا۔سوال یہ تھا کہ کہ ایک مسلمان نے ایک مسلمہ عورت سے نکاح کیا، زوجین ایک عرصہ تک باہم مباشرت کرتے رہے ،اولاد بھی ہوئی، مذکورہ شخص مرتد ہو گیا اور اس نے قادیانیت کو قبول کر لیا تو کیا اس کی منکوحہ اسکی زوجیت سے نکل جائے گی ؟۔ امام احمد رضا خان قادری نے دس وجوہات سے مرزا غلام احمد قادیانی کا کفر ثابت کر کے احادیث اور دلائل شرعیہ سے ثابت کیا کہ مسلمہ عورت کا نکاح باطل ہو گیا۔وہ اپنے کافر مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔ایسے لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام مرتدین کے احکامات کی طرح ہیں۔[7]

3: قہر الدیان علی مرتد بقادیان: امام احمد رضا خاں قادری نے یہ رسالہ 1905ء،1323ھ میں اس وقت تحریر کیا جب چند عمائدین شہر کی طرف سے یہ درخواست آپ تک پہنچی کہ علماء اہلسنت اور قادیانی علماء آپس میں شرائط طے کر کے مناظر کر لیں۔آپ نے اس موقع پر اس رسالہ میں ختم نبوت کے منکر جھوٹے مسیح قادیان مرزا غلام احمد کی طرف سے استعمال کی جانے والی غلیظ زبان اسکی کتابوں سے ثابت کی اور بالخصوص اسکے شیطانی الہاموں کا بھرپور علمی تعاقب کیا، اس کے ساتھ مرزا کی کتابوں میں جو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

[5] محمد امین قادری، مفتی، عقیدہ ختم نبوت، کراچی، ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ 2005ء، جلد 2، صفحہ 157

[6] بریلوی، احمد رضا، امام، فتاویٰ رضویہ، لاہور، رضا فاؤنڈیشن، 1999ء، جلد 15، صفحہ 630

[7] ایضاً، ص 572

والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی پاک دامنی پر اعتراضات کیے گئے آپ نے انکے بھرپور جواب دے کر کی مقدس ہستیوں کی عظمت کو اجاگر کیا ہے۔[8]

4: المبین ختم النبین: امام احمد رضا خاں قادری نے یہ رسالہ 1908ء، 1326ھ میں تصنیف کیا۔ اسکی وجہ تالیف یہ تھی کہ بہار کے علاقہ سے مولانا ابو الطاہر نبی بخش نے یہ سوال کیا کہ "خاتم النبین میں لفظ النبین پر جو الف لام ہے' وہ مستغرق کا ہے، یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے خاتم ہیں۔ یا یہ عہد خارجی کا ہے، یعنی آپ ﷺ بعض انبیاء کی خاتم ہیں، ان میں سے صحیح قول کس کا ہے۔؟ اس سوال کے جواب میں امام احمد رضا نے آیات قرآنیہ، احادیث متواترہ، کتب فقہیہ، اور مشہور فتاویٰ جات کے دلائل کثیرہ سے یہ ثابت کیا کہ لفظ خاتم پر الف لام استغراق کا ہے، یعنی آپ ﷺ تمام انبیاء کے خاتم ہیں، آپ ﷺ کا خاتم النبین ہونا ضروریات دین سے ہے جو اسکا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ سا بھی شک کرے وہ خارج از اسلام ہے۔[9]

5: الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی: امام احمد رضا نے یہ رسالہ 1340، 1921ھ کو تصنیف کیا یہ آپکی آخری تصنیف ہے۔ اس رسالہ کی وجہ تالیف یہ تھی کہ پیلی بھیت سے شاہ میر خان قادری نے سوال کیا کہ قادیانی حضرت عیسیٰ کی وفات پر قرآن پاک کی سورۃ النحل کی آیت نمبر 20 پیش کرتے ہیں اور اسیطرح صحیح بخاری کی ایک حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ کیا انکا استدلال کرنا صحیح ہے؟۔ آپ نے جواب دینے سے پہلے سات فوائد بیان کیے جن سے وضاحت کی کہ مرزائی سینکڑوں جہات سے ضروریات دین کے منکر ہیں اور اپنی گمراہی کو چھپانے کے لیے قادیانی حضرت عیسیٰ کی حیات ووفات کا مسئلہ اٹھاتے ہیں جو کہ مسلمانوں میں ایک نوع کا اختلافی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔ پھر آپ نے اس سوال کے جواب میں سات وجہ سے بیان کیا کہ قادیانی اس آیت اور حدیث کو اپنے موقف پر دلیل نہیں بنا سکتے۔[10]

6: الصارم الربانی علی اسراف القادیانی: یہ رسالہ امام احمد رضا خان کے بیٹے مفتی حامد رضا خان نے 1896ء نے اس وقت تحریر کیا جب یعقوب علی خان نامی پولیس

---

[8] بریلوی، احمد رضا، امام، فتاوی رضویہ، لاہور، رضا فاؤنڈیشن، 1999ء، جلد 15، صفحہ 596

[9] مصدر سابق، ص 333

[10] ایضا، صفحہ 612

کلرک نے ضلع سہارنپور یوپی سے "حیات مسیح" اور نزول عیسیٰ علیہ السلام وخروج دجال سے متعلق سوال کیا۔ مفتی حامد رضا خان نے اس سوال کا مفصل جواب تحریر کیا۔ آپ نے سوال کا جواب دیتے ہوئے پانچ مقدمات اور پانچ تنبیہات میں نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر 43 احادیث سے استدلال کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے سے متعلق قرآن پاک، احادیث مبارکہ اور مفسرین کے اقوال حوالہ جات کی روشنی میں ذکر کر کے قادیانیت کا مفصل رد کیا ہے۔[11]

3: پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی:

برصغیر پاک وہند میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں جن مشائخ نے دن رات ایک کیا ان میں سر فہرست پیر سید مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کا نام شامل ہے۔ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کی طرف سے کی جانے والی کاوشیں درج ذیل ہیں۔

1: شمس الہدایت فی اثبات حیات المسیح: مرزا غلام قادیانی کے دعوؤں کو جھوٹا ثابت کرنے کے لیے سب سے پہلا آپ نے جو کام کیا وہ 1899ء میں "شمس الہدایت" کے نام سے ایک رسالہ تحریر کیا۔ اس رسالہ میں آپ نے انتہائی علمی اور مدلل انداز میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے اور قیامت کے قریب بجسد عنصری زمین پر نازل ہو کر اسلام کی نصرت کا باعث بننے کو قرآن پاک اور احادیث صحیحیہ سے ثابت کر کے مسلمانوں کے اجتماعی عقیدے کی ترجمانی فرمائی، اور دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ غلط، باطل اور جھوٹ پر مبنی ہے۔ مرزا اس کتاب کے رد میں کوئی دلیل نہ دے سکا۔ اس کتاب کی اشاعت نے قادیان میں تہلکہ مچا دیا اور ملک کے طول وعرض میں بھی اس کتاب کی بہت شہرت ہو گئی بالخصوص کلمہ طیبہ کے معانی کے سوال پر علمائے اسلام بھی حیرت زدہ ہو گئے۔[12]

2: سیف چشتیائی: 15 دسمبر 1900ء کو مرزا قادیانی نے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کرتے ہوئے اس کو اپنی حقانیت کی آخری دلیل قرار دیا اور اس تفسیر کو الہامی اعجاز قرار دیتے ہوئے دعوی کیا کہ اسکا جواب طاقت بشری کے لیے ناممکن ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی از خود تو پیر سید مہر علی شاہ کی کتاب کا کوئی جواب نہ دے سکا البتہ مولوی احسن امروہی کو معاوضہ دے کر اس سے پیر سید مہر علی شاہ کی کتاب "شمس الہدایۃ" کا جواب لکھوایا

[11] محمد امین قادری، مفتی، عقیدہ ختم نبوت، کراچی، ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ 2005ء، جلد 2، صفحہ 470

[12] فیض احمد، مفتی، مہر منیر، اسلام آباد، کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ، سن اشاعت 2006ء ص 207

جس کا نام "شمس بازغہ" رکھا گیا۔ان دونوں کتابوں کے جواب میں پیر سید مہر علی شاہ نے اپنی تیسری شہرہ آفاق کتاب "سیف چشتیائی" 1902ء میں تحریر کی۔اس کتاب میں پیر صاحب نے مرزا کی اعجازی تفسیر اعجاز المسیح پر صرف ونحو، لغت، بلاغت معانی، منطق اور محاورہ کی غلطیاں، نیز سرقہ، تحریف اور التباس کے تقریبا ایک سو اشکال وارد کیے۔اس کتاب میں پیر صاحب نے "شمس الہدایۃ" کے خلاف تمام اعتراضات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں تفصیل کیساتھ رد کیا۔اس کتاب کی اشاعت کے بعد علماء کے حق میں مرزائیت کی تبلیغ بالکل غیر موئثر ہو کر رہ گئی اور کئی لوگوں کے لیے یہ کتاب استقامت دین کا سبب بنی۔آج بھی علم کی دنیا میں سیف چشتیائی کو لازوال حیثیت حاصل ہے۔[13]

تحریری مناظرہ کی دعوت:

20جولائی1900ء کو مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے پیر مہر علی شاہ کو عربی میں تفسیر قرآن لکھنے کا چیلنج کیا۔25 جولائی1900ء کو یہ اشتہار گولڑہ میں موصول ہوا۔پیر مہر علی شاہ نے اسی دن مطبع اخبار "چودھویں صدی" سے اپنا جوابی اشتہار شائع کیا کہ مرزا کی تمام شرائط کے ساتھ چیلنج قبول ہے اور پیر صاحب نے مناظرہ کے لیے 25 اگست 1900ء کی تاریخ مقرر کر دی۔ متعین تاریخ سے چار دن پہلے قادیانیوں کی طرف سے ایک خط گولڑہ شریف موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ مرزا کو تفسیر نویسی کا مقابلہ منظور نہیں اگر پیر صاحب نے کرنا ہو تو وہ خود آجائیں۔اس پر مرزا کو جواب دیا گیا کہ پیر صاحب طے شدہ شرائط کے مطابق مناظرہ کے لیے لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔جب مقابلہ کا دن قریب آیا تو ملک کے طول وعرض سے ہزارہا مسلمان لاہور پہنچ گئے۔اس خاص موقع پر مخلوق خدا کے اکٹھا ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ پیر سید مہر علی شاہ جیسی مشہور زمانہ علمی وروحانی شہرت کی حامل شخصیت پہلی بار اسلام پر قادیانیت کے خطرناک حملوں کے دفاع میں متفقہ نمائندہ اور قائد کی حیثیت سے مباحثہ کے لیے تشریف فرما ہو رہی تھیں۔

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی کی لاہور آمد:

24اگست 1900ء کو آپ گولڑہ سے مرزا غلام احمد قادیانی سے مناظرہ کے لیے روانہ ہوئے۔جب آپ لاہور ریلوے اسٹیشن پر اترے تو پچاس جید اور مستند علماء کی جماعت آپ کے ساتھ تھی جبکہ بعد میں سینکڑوں علمائے اسلام

---

[13] ایضا، ص نمبر 246

لاہور پہنچ گئے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ میں قیام فرمایا۔ پیر صاحب کے لاہور پہنچنے کی دیر تھی کہ نبوت کا جھوٹا داعی مرزا غلام احمد یوں ہو گیا جیسا کہ اسے سانپ سونگ گیا ہو اس میں قادیان سے باہر نکلنے کی ہمت تک ختم ہو گئی۔ 25 اگست کا دن گزر گیا، پھر 26 اگست کا دن بھی چلا گیا مگر مرزا مقابلہ کے لیے نہ آسکا۔ قادیانی جماعت کے ایک وفد نے پیر سید مہر علی شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کریں یعنی ایک اندھے اور اپاہج شخص کے حق میں مرزا صاحب دعا کریں اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور پاہج کے حق میں دعا کریں، جس کی دعا سے اندھا اور اپاہج شفایاب ہو جائے، اسی کو برحق مان لیا جائے۔ اس پر پیر سید مہر علی شاہ نے کہا کہ مرزا صاحب سے کہہ دیں کہ اگر مردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں میں حاضر ہوں۔ تفسیر نویسی کے معاملے میں بھی پیر سید مہر علی شاہ نے کہا کہ ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے ہمارے آقا مولا نبی کریم ﷺ کی امت میں اس وقت بھی ایسے خادم دین موجود ہیں کہ اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیر لکھنے لگے۔[14]

4: میاں شاہ عبد الرحیم سہارنپوری:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابھی مبلغ، مناظر، مجدد، مہدی، مسیح، ظلی و بروزی، تشریعی نبی جیسے نظریات عوام میں رائج کیے تھے کہ مرزا کی سب سے پہلی کتاب جس وقت منظر عام پر آئی تو دیوبند مکتبہ فکر سے میاں شاہ عبد الرحیم سہارنپوری کے پاس مرزا کی کتاب تبصرہ کے لیے لائی گئی تو آپ نے فرمایا:

"اگر تم مجھ سے مرزا کے بارے میں پوچھتے ہو تو سنو! یہ شخص تھوڑے دنوں میں ایسے دعوے کرے گا جو نہ رکھے جائیں گے نہ اٹھائے جائیں گے"۔[15]

5: علماء لدھیانہ کی علمی کاوشیں:

مرزا غلام احمد قادیانی جماعت سازی کے لئے جب 1884ء میں لدھیانہ آیا تو لدھیانہ کے علماء نے بڑے مضبوط اور زبردست طریقے سے مرزا غلام احمد قادیانی کے من گھڑت نظریات کا نہ صرف علمی تعاقب کیا بلکہ اسکے کفریہ عقائد

---

[14] فیض احمد، مفتی، مہر منیر، اسلام آباد، کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ، سن اشاعت 2006ء صفحہ نمبر 230

[15] اللہ وسایا، مولانا، آئینہ قادیانیت، ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سن اشاعت 2001ء صفحہ 103

کی بناء پر اسے خارج از اسلام بھی قرار دیا۔ ان علماء میں سر فہرست مولانا محمد لدھیانوی، مولانا عبد اللہ لدھیانوی اور مولانا محمد اسمٰعیل لدھیانوی قابل ذکر ہیں۔ [16]

دارالعلوم دیوبند کے مدرس مولانا محمد سہول نے 1331ھ کو رد قادیانیت میں ایک فتویٰ مرتب کیا جس میں درج ذیل امور بیان کر کے مسلمانوں کے ایمان کو محفوظ بنانے کی کوشش کی گئی:

1: مرزا غلام احمد قادیانی مرتد، زندیق، ملحد اور کافر ہے۔

2: مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں سے اسلامی معاملہ کرنا شرعاً ہر گز درست نہیں۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ مرزائیوں کو سلام نہ کریں، ان سے رشتہ ناطہ نہ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، جس طرح یہود و نصاریٰ سے اہل اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں اسی طرح مرزائیوں سے بھی علیحدہ رہیں۔

3: مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسے ہے۔ جیسے یہود و نصاریٰ اور ہندو کے پیچھے نماز پڑھنا۔

4: مرزائی مسلمانوں کی مساجد میں نہیں آسکتے، قادیانیوں کو مسلمانوں کی مساجد میں عبادت کی اجازت دینا ایسے ہے جیسے ہندوؤں کو مسجد میں عبادت کی اجازت دینا۔

اس فتوی کی ثقاہت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت کے مستند اور جید علماء نے اس پر اپنے دستخط کیے۔ دستخط کرنے والوں میں: مولانا محمود حسن، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری، مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا عبد السمیع، مفتی عزیز الرحمن، مولانا محمد ابراہیم بلیاوی، مولانا اعزاز علی، مولانا حبیب الرحمن جیسے دیگر اکابر علمائے کرام شامل تھے۔ [17]

6: فتویٰ تکفیر قادیان:

1332 ھجری میں دارالعلوم دیوبند سے ایک تفصیلی فتویٰ جاری ہوا جس میں قادیانیوں سے رشتہ ناطہ کو حرام قرار دیا گیا تھا۔ یہ فتویٰ مفتی عزیز الرحمن کا مرتب کردہ تھا۔ اس فتویٰ پر درج ذیل اہل علم نے دستخط کیے: مولانا سید اصغر حسین، مولانا رسول خان، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا گل محمد خان، سہارنپور سے مولانا عنایت الٰہی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا عبد الرحمن کامل پوری، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شاہ عبد الرحیم رائے پوری، مولانا شاہ عبد القادر رائے پوری، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، غرض کلکتہ، بنارس، لکھنؤ، آگرہ،

[16] ایضا

[17] اللہ وسایا، مولانا، آئینہ قادیانیت، ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سن اشاعت 2001ء صفحہ نمبر 104

مرادآباد، لاہور، امرتسر، لدھیانہ، پشاور، راولپنڈی، ملتان، ہوشیارپور، گورداسپور، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، حیدرآباد دکن، بھوپال، رام پور، وغیرہ سے سینکڑوں علمائے کرام کے دستخط ہیں۔ اس فتویٰ کا نام "فتویٰ تکفیر قادیان" ہے۔[18]

7: علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری :

سید محمد انور شاہ کشمیری ایک مشہور عالم اور محافظ ختم نبوت تھے جنکی زندگی کا مقصد حضور ﷺ کی شان ختم نبوت کا دفاع اور عوام وخواص کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے تیار کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو اسقدر صلاحیتوں سے نوازا تھا کہ آپ اپنی ذات میں خود ایک تحریک تھے۔ فتنہ قادیانیت کی تردید میں آپ خود بھی پیش پیش تھے اور اس مشن کے لیے آپ نے اپنے شاگردوں کی ایک مستقل جماعت تیار کی ہوئی تھی جن میں مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا سید محمد یوسف بنوری، مولانا محمد ادریس کاندھلوی کے نام سرفہرست ہیں۔ آپ تحفظ ختم نبوت کے کام کو اپنی مغفرت کا یقینی ذریعہ سمجھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ:

"اگر ہم ختم نبوت کا کام نہ کریں تو گلی کا کتا ہم سے بہتر ہے"۔[19]

فیصلہ بہاولپور میں کردار:

قیام پاکستان سے پہلے فتنہ قادیانیت کے خلاف "فیصلہ بہاولپور" ایسا تاریخی فیصلہ ہے جو قانونی طور پر قادیانیت اور اسکے متبعین پر بجلی بن کر گرا جس میں باقاعدہ عدالت کی طرف سے قادیانیوں کو خارج از اسلام قرار دے کر ہمیشہ کے لیے قانونی مہر ثبت کر دی گئی۔ اس مقدمہ میں عدالت میں دلائل دینے کی خاطر مسلمانوں کی طرف سے علامہ محمد انور شاہ کشمیری کو نمائندگی کے لیے بلایا گیا جو کہ بیمار ہونے کے باوجود حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر پہرہ دینے کے لیے اپنی اخروی سعادت سمجھتے ہوئے پہنچے۔ اس مقدمہ کی پیروی کے لیے آپ نے بہاولپور میں 25 دن قیام فرمایا۔ علامہ انور شاہ کشمیری نے عدالت میں ایسے دلائل دیے کہ مد مقابل قادیانیوں کی طرف سے مشہور مناظر جلال الدین شمس کو لاجواب اور حواس باختہ کر دیا۔ آپ اپنے حلقہ علمی میں فرمایا کرتے تھے: "حدیث کی خدمت بھی

[18] ایضاً صفحہ 105

[19] مصدر سابق صفحہ نمبر 111

اللہ کے دین کی خدمت ہے، قرآن کی خدمت بھی اہم خدمت ہے، تفسیر کی خدمت بھی بہت بڑی سعادت ہے، فقہ کی خدمت بھی بہت بڑی نعمت ہے، تبلیغ کرنا بھی بہت اچھا کام ہے لیکن تحفظ ختم نبوت آپ ﷺ کی ذات کا تحفظ ہے باقی چیزیں آپ ﷺ کے افعال کے تحفظ میں آتی ہیں۔ رسول پاک ﷺ کی ذات کا تحفظ ان سب سے اولی اور افضل ہے۔ جس شخص نے بھی عقیدہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر ایک گھنٹہ بھی کام کیا اسے حضور ﷺ کی شفاعت ضرور نصیب ہو گی۔[20]

علامہ محمد انور شاہ کشمیری نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر درج ذیل کتب تحریر کیں ۔قیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام۔ خاتم النبین ﷺ۔ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح علیہ السلام۔

علامہ انور شاہ کشمیری اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی رد قادیانیت میں مشترکہ کوششیں:

رد قادیانیت کے لیے اللہ تعالیٰ نے سید محمد انور شاہ کشمیری کی سنگت کے لیے امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری کو منتخب کیا ان دونوں حضرات نے اس فتنہ کی سر کوبی کے لیے منظم اور موئثر انداز سے اپنا کردار ادا کیا۔مارچ 1930ء کو لاہور میں انجمن خدام الدین کے سالانہ اجتماع میں ملک بھر سے پانچ سو علمائے کے اجتماع میں سید محمد انور شاہ کشمیری نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو "امیر شریعت" کا خطاب دیا اور قادیانیت کے رد کی ذمہ داری انکو سونپ دی گئی۔ [21]

8: علامہ ثناء اللہ امر تسری:

علماء اہلحدیث میں سے جن علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی کا تعاقب کیا ان میں مولانا محمد بشیر سہوانی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی قابل ذکر ہیں لیکن جس شخصیت کو علماء اہلحدیث میں سے "فاتح قادیان" کا لقب ملا وہ مولانا ثناء اللہ امر تسری ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی رد قادیانیت کی خاطر وقف کر دی۔ آپ مبلغ اسلام ہونے کیساتھ ساتھ عیسائیوں، آریوں اور بالخصوص قادیانیوں سے مناظرے کرتے اور انکو شکست فاش دیتے۔ علامہ ثناء اللہ امر تسری اپنا ایک ہفت روزہ پرچہ نکالا کرتے تھے جسکا نام "اہل حدیث" تھا جو کہ امر تسر سے شائع ہوتا

---

[20] ہفت روزہ ضرب مومن، 8 نومبر 2007ء

[21] اللہ وسایا، مولانا، آئینہ قادیانیت، ملتان، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، سن اشاعت 2001ء صفحہ نمبر 106

تھا۔اس پرچہ کے ابتدائی صفحات خصوصی طور پر رد قادیانیت کے لیے وقف تھے۔اسکے علاوہ آپ پورے ملک میں قادیانیوں کے من گھڑت عقائد کی حقیقت کو واضح کرنے کے لیے عوامی اجتماعات سے خطاب بھی کیا کرتے تھے۔[22]

علامہ ثناء اللہ امر تسری کی طرف سے پر زور تردید کے جواب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے 15 اپریل 1907ء کو علامہ ثناءاللہ امر تسری کے خلاف ایک اشتہار شائع کیا جس میں انکو مخاطب کر کے کہا:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کیساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اسکا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کر سکے۔اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے انکو اور انکی جماعت کو خوش کر دے آمین"۔[23]

ایک سچے نبی کی زندگی جسطرح امت کے لیے رحمت ہوتی ہے بالکل اسیطرح اسکی موت بھی امت کے لیے قابل رشک ہوتی ہے۔لیکن مرزا صاحب کی موت بڑی ہی عبرتناک تھی اور مرزا صاحب کی اپنی ہی تعبیر کے مطابق انکی موت جو کہ ہیضہ سے ہوئی تھی اور ایسی موت خدا کی سزا اور اسکے عذاب کی ایک بھیانک تصویر تھی۔مرزا قادیانی اپنی ہی دعا کے 13 ماہ اور بارہ دن بعد 26 مئی 1908ء کو ہیضہ کی بیماری سے نہایت عبرتناک حالت میں اس دنیا سے رخصت ہو گیا جبکہ علامہ ثناء اللہ امر تسری اس دعا کے 40 سال بعد بھی بخیر وعافیت حیات رہے اور وہ 15 مارچ 1948ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔

9:مولانا محمد حسین بٹالوی:

مولانا محمد حسین بٹالوی جو کہ اپنے نظریات میں پختگی کی وجہ سے اپنی جماعت میں ایک الگ پہچان رکھنے کیساتھ بہت شہرت کے حامل شخص تھے آپ نے رد قایانیت میں بنیادی کردار ادا کیا۔آپ " اشاعۃ السنہ " کے نام سے اپنا ایک رسالہ بھی شائع کرتے تھے۔30 مارچ 1893ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں لکھا کہ محمد

---

[22] محمد متین خالد، تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت، لاہور، علم و عرفان پبلشرز، سن اشاعت 2019ء، صفحہ نمبر 222

[23] قادیانی، غلام احمد، مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 538

حسین بٹالوی میرے مقابلہ میں تفسیر قرآن عربی میں لکھیں۔ مولانا بٹالوی نے مرزا کا یہ چیلنج اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں بخوشی قبول کرلیا مگر مرزا حسب عادت اس سے بھی مکر گیا۔[24]

دعوت مباہلہ:

مولانا بٹالوی نے قادیانیوں کی طرف سے اپنی جماعت کے نظریات کی نمائندگی کرنے والے خلیفہ اول حکیم نورالدین سے 15 اپریل 1891ء کو ایک مباحثہ کیا اور اسے اس مباحثہ میں تاریخی شکست دی اور بالخصوص مرزا غلام احمد کی طرف سے جب بھی علامہ بٹالوی کو مباہلے کا چیلنج کیا گیا تو آپ نے فوراً اسے قبول کیا۔ 15 دسمبر 1092ء کو مرزا غلام احمد نے میاں نذیر حسین دہلوی، مولانا محمد حسین بٹالوی اور ان تمام اہل علم کو مباہلہ کی دعوت دی جنکے نزدیک مرزا اپنے جھوٹے دعوؤں کی وجہ سے خارج از اسلام ہو چکا تھا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا کی طرف سے دعوت مباہلہ کو فوری طور پر قبول کرلیا اور مرزا کو لکھا کہ وہ جہاں چاہے مباہلہ رکھ لیں مجھے کوئی پریشانی نہیں ہے لیکن مرزغلام احمد میں مباہلہ میں شرکت کرنے کی بجائے راہ فرار اختیار کرنے میں ہی اپنی عافیت محسوس کی۔ اسکے ساتھ مرزا کے جھوٹے الہامات اور خلاف شرع نظریات کی حقیقت بھی اپنے رسالہ "اشاعۃ السنہ" کے ذریعے عوام تک پہنچاتے رہے اور اس رسالہ میں قادیانیت کا شدید محاسبہ کرتے رہے۔[25]

سفارشات و تجاویز:

1: تحفظ عقیدہ ختم نبوت میں برصغیر کے مسلم مفکرین کی خدمات کے عنوان پر ملکی سطح پر ورکشاپس اور سیمینارز منعقد کیے جائیں۔

2: اس موضوع پر موجود لٹریچر کا جدید زبانوں میں ترجمہ کیا جائے تا کہ عالمی سطح پر عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کو اجاگر کیا جاسکے۔

---

[24] کشمیری، آغا شورش، تحریک ختم نبوت، لاہور، مطبوعات چٹان، سن اشاعت 2003ء، صفحہ نمبر 39

[25] مصدر سابق صفحہ نمبر 40

3: تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق خصوصی مضامین شامل کیے جائیں تاکہ نسل نو فتنہ قادیانیت کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔

4: حکومتی سرپرستی میں تمام مسالک کے جید علماء پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو کہ ہر سطح پر قادیانیوں کی فتنہ انگیزیوں پر کڑی نظر رکھے تاکہ ملک میں انتہا پسندی اور فرقہ وارانہ فسادات پیدا ہونے کی نوبت نہ آئے۔

5: عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور اعتقادی ضرورت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے اور قادیانیوں کی ریشہ دیوانیوں سے آگاہ رہنے کے لیے عقیدہ ختم نبوت سے متعلق ویب سائٹس وزٹ کرتے رہنا چاہیے۔

یہ سفارشات عقیدہ ختم نبوت کی عصری افادیت کو مزید اجاگر کرنے کے لیے معاون و مددگار ثابت ہوں گی۔

خلاصہ بحث:

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی رو سے ایک متفق علیہ عقیدہ ہے۔ قرآن پاک کی سو آیات اور دو سو سے زائد احادیث متواترہ عقیدہ ختم نبوت کو بیان کرتی ہیں۔ امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع بھی عقیدہ ختم نبوت پر منعقد ہوا ۔عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اس بات سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ عہد نبوی میں دفاع اسلام کے پیش نظر جتنی جنگیں ہوئیں ان میں شہدا کی کل تعداد "259" ہے جبکہ جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے صحابہ کرام اور تابعین کی تعداد بارہ سو ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات میں بعض جہلاء نے نبوت کا جھوٹا دعوی کیا جنکے خلاف صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جہاد کیا۔ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر حکومت پاکستان نے 1974ء میں باقاعدہ قانون سازی کی اور قادیانیوں سمیت تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو غیر مسلم قرار دیا۔ تاریخ اسلام کے ہر نازک موڑ پر مسلم مفکرین نے ہمیشہ اسلامی افکار و نظریات کے تحفظ کی خاطر ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے اور تمام فتن کا رد کر کے عوام الناس کی فکری و علمی رہنمائی کا فریضہ سر انجام دیا ہے۔ برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جب نبوت کا جھوٹا دعوی کیا تو اس ایشو پر مسلم مفکرین نے متحد ہو کر علمی، عملی اور قلمی جہاد کیا اور مرزا کی زندگی میں ہی اسکے باطل عقائد کا پردہ چاک کیا۔ عصر حاضر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے عنوان پر کانفرنسز اور سیمینارز منعقد کیے جائیں تاکہ عقیدہ ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کماحقہ واضح ہو سکے۔ مزید یہ کہ قادیانیوں کی منفی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھی جائے تاکہ ملک انتہا پسندی اور فرقہ وارانہ فسادات سے بچ سکے۔